21371 - حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا معنی (کنت سمعه الذی یسمع بہ) کا معنی

سوال

کیا یہ ممکن ہے کہ آپ مندرجہ ذیل حدیث کی شرح کر دیں ؟

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

(جس نے میرے لئے ولی کو تکلیف دی میرا اس کے خلاف اعلان جنگ ہے اور میرا بندہ کسی چیز کے ساتھ میرا تقرب حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے تو مجھے وہ اس سے بھی زیادہ پسند ہے جو میں نے اس پر فرض کیا ، میرا بندہ جب نوافل کے ساتھ میرا قرب حاصل کرتا ہے تم میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرنے لگوں تو اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا اور میں اس کا آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اس کا قدم بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور جب وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں اور جب بخشش طلب کرتا ہے تو میں اسے بخش دیتا ہوں اور جب میری پناہ میں آنا چاہتا ہے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں)

فتح الباری حدیث نمبر (6502) اس حدیث کو امام بخاری اور امام احمد بن حنبل اور بیہقی رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے اس حدیث میں سے جس کی میں شرح چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ :

(اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا اور میں اس کا آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے قدم بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے)

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

حدیث کے اس جزء کا معنی یہ ہے کہ بندہ جب فرائض سے اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے اور پھر اس کے بعد نوافل کے ساتھ بھی قرب چاہتا ہے تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ اسے اپنا مقرب بنا کر اسے ایمان کے درجہ سے احسان کے درجہ پر فائز کر دیتا ہے تو بندہ اس طرح ہوتا ہے جس طرح کہ وہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہو ۔

جس کی بنا پر اس کا دل اللہ تعالیٰ کی محبت ، معرفت ، تعظیم ۔ اس کے خوف و ڈر اور عظمت و جلال سے بھر جاتا ہے ۔

حب دل اس سے بھر جائے تو اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہر چیز سے تعلق منقطع ہو جاتا اور بندے کا اس کی خواہشات

(آپ دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بندے اور معبود اور تقرب حاصل کرنے والے اور جس کا تقرب حاصل کیا جا رہا ہے محب اور محبوب اور اسی طرح سائل اور مسئول حاجت مند اور حاجت پوری کرنے والے پناہ طلب کرنے والے اور پناہ دینے والے کا ذکر کیا ہے -

حدیث تو دو مختلف اور جدا چیزوں پر دلالت کرتی ہے ان میں سے ہر ایک دوسرے سے جدا ہے تو جب ایسا ہی ہے تو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کہ (میں اس کا کان اور آنکھ پاؤں ہوتا ہوں) کا ظاہر یہ نہیں کہ خالق مخلوق کا جزء یا وصف ہو اللہ تعالیٰ اس سے بلند و بالا ہے -

بلکہ اس کا ظاہر اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بندے کی سمع و بصر اور پکڑ درست کر دیتا ہے تو اس کی سمع میں اللہ تعالیٰ کے لئے اخلاص پیدا ہو جاتا ہے اور اسی سے استعانت طلب کرتا اور اسی کی اتباع کرتا اور اسی کی شریعت پر عمل کرتا ہے اور اس طرح اس کی بصر اور پکڑ اور چال میں بھی اخلاص پیدا ہو جاتا ہے (اھ

مجموع فتاویٰ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ (1 / 145)

واللہ اعلم .